© rasailojaraid.com

استعمال جن میں الکوحل شامل ہو' جائز ہے۔ مفتی دارالعلوم دیوبند مفتی نظام الدین فرماتے ہیں: ابتدائی دور میں الکوحل شراب کا جوہر یا پھر شراب کی تلچھٹ ہوتا تھا' اس لیے فقہا نے اُسے شراب کے زمرے میں شمار کر کے اس کو ناپاک اور حرام قرار دیا تھا اور اس کے عمومی اور دوا میں استعمال کو ناجائز قرار دیا تھا۔ مگر اب الکوحل سائنٹفک طریقے سے بننے لگی ہے۔ اس طرح وہ شراب نہیں رہتی بلکہ سرکے کے حکم میں آجاتی ہے اس لیے اس کا استعمال جائز ہے"۔ البتہ اگر یہ بات ثابت ہوجائے کہ الکوحل شراب کا جوہر یا تلچھٹ ہے تو پھر اس کا استعمال ممنوع ہوگا۔

مولانا گوہر رحمٰن فرماتے ہیں: الکوحل خود نشہ آور اور حرام ہے لیکن دواؤں میں استعمال ہونے والی الکوحل سے نشہ آور مادہ کیمیائی عمل کے ذریعے ختم ہوجاتا ہے۔ فقہا کی تصریح کے مطابق' شراب سے اگر سرکہ بنا لیا جائے تو اس کا استعمال جائز ہے۔ ناپاک تیل' ناپاک چربی اور مُردار کی چربی سے جو صابن بنایا جائے وہ انقلابِ ماہیت کے سبب پاک ہے۔ اسی طرح الکوحل ملی ہوئی دوائیوں کا استعمال بھی جائز ہونا چاہیے۔

شراب کی اصل حقیقت نشہ آور ہونا ہے' دواؤں میں ملانے سے نشہ آور ہونے کی خاصیت اڑگئی تو شراب ہونے کی خاصیت بھی ختم ہوگئی اور صفت بدلنے سے حکم بھی بدل گیا۔ (تفہیم المسائل' ج اول' ص ۲۶۴)

لہٰذا آپ ہیومیوپیتھی طریقۂ علاج کو شرح صدر کے ساتھ جاری رکھیں۔ ہیومیوپیتھی دوائیں تیار کرنا' ان کا استعمال اور ان کی خرید و فروخت' سب جائز ہے۔ (مولانا عبدالمالک)

زکوٰۃ کی رقم سے اسکول کی تعمیر

س: ایک تحریکی ساتھی نے غزالی ایجوکیشن ٹرسٹ کے زیرانتظام' اپنے ہاں عصری تعلیم کے لیے ایک اسکول بنوایا ہے۔ غزالی ایجوکیشن ٹرسٹ اپنے طور پر مخیّر حضرات سے مرکزی اور صوبائی سطح پر زکوٰۃ' صدقات' اعانت اور چرمِ قربانی وصول کرتا ہے' جب کہ مذکورہ بالا تحریکی بھائی نے دارالقرآن اور المحصنات للبنات کے نام سے رسیدیں بنوا رکھی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہیں اور تحریکی قائدین سے اپنے کام کو بڑھانے کے لیے تزکیہ بھی لے رکھا ہے۔ مگر موقع پر نہ دارالقرآن کا وجود ہے اور نہ المحصنات للبنات کا۔ وضاحت فرمائیے: کہ

۱- کیا ایک ادارے کی رقم دوسرے ادارے پر خرچ ہوسکتی ہے؟

۲- کیا مخیّر حضرات کی رقوم جو کہ خالصتاً دینی امور پر خرچ کرنے کے لیے دی جاتی ہیں غزالی اسکول کی تعمیر و ترقی پر خرچ ہوسکتی ہیں' جب کہ طلبہ و طالبات سے داخلہ فیس اور مناسب ماہانہ ٹیوشن فیس بھی وصول کی جاتی ہے؟

واضح رہے کہ مخیّر حضرات اپنی رقوم دیتے وقت تخصیص بھی کرتے ہیں کہ اتنی رقم دارالقرآن کے لیے اور اتنی رقم المحصنات للبنات کے لیے مختص ہے۔

قرآن وسنت کی روشنی میں جواب دے کر یہ بھی صراحت فرمائیے کہ ایسا کرنا جائز ہے یا ناجائز؟

ج: زکوٰۃ کے مصارف قرآن پاک میں متعین کر دیے گئے ہیں۔ ان میں تبدیلی کی گنجایش نہیں ہے۔ ان مدات میں ۱- فقرا' ۲- مساکین' ۳- عاملین زکوٰۃ' ۴- تالیف قلب' ۵- غلاموں کو آزاد کرنا' ۶- غارِمِین' یعنی وہ لوگ جو قرض یا کسی دیگر مالی معاملے میں بوجھ تلے دبے ہوں' ۷- فی سبیل اللہ اور ۸- مسافر۔ (التوبہ ۹:۶۰)

فی سبیل اللہ میں جہاد' اقامت دین کی جدوجہد اور قرآن و حدیث کی تعلیم شامل ہے۔ لکھائی پڑھائی' اسکول' کالج اور یونی ورسٹی کی تعلیم جو مسلمان اور کافر سب حاصل کرتے ہیں وہ فی سبیل اللہ میں شامل نہیں ہے۔ اس لیے غزالی اسکول زکوٰۃ کی رقم اپنی تعمیرات' اسکول کی ضروریات اور اساتذہ کی تنخواہوں وغیرہ کے لیے جمع نہیں کرسکتا۔

۲- جو رقم جس ادارے کے لیے حاصل ہوا سے اسی ادارے پر صرف کرنا لازم ہے' اور اگر کوئی ادارہ موجود نہیں ہے اور اس کے نام پر زکوٰۃ جمع کر کے کسی دوسرے ادارے پر صرف کی جاتی ہے تو یہ بددیانتی اور خیانت کے زمرے میں آتا ہے۔ اس طرح کی برائی کا فی الفور خاتمہ کرنا چاہیے۔ جو صاحب اس کے مرتکب ہوں ان کے لیے پہلا حکم تو یہ ہے کہ رقم واپس کریں' تاکہ اسے اُس ادارے پر صرف کیا جائے جس کے لیے رقم اکٹھی کی گئی ہے۔ بصورتِ دیگر یہ رقوم دینے

© rasailojaraid.com